© rasailojaraid.com

جمہوری تقاضے

مجید لاہوری مرحوم

"------------ یہ دور "سلطانی جمہور" کا ان معنوں میں نہیں ہے کہ ہم ہر اس "نقش کہن" کو جو ہمیں نظر آتا ہے، مٹا سکیں لیکن یہ "جمہوری تقاضوں" کا دور ہے اور ہم لوگ مداری کے "بچہ جمہورا" کیطرح "بچہ جمہورا" بن گئے ہیں۔ ہر بات جمہوری تقاضوں کے لئے ہوتی ہے ہر آدمی کی آواز "پبلک" آواز ہے۔

×------ اگر ہم کسی جماعت سے نکلتے ہیں تو------ جمہوری تقاضوں کے لئے۔

×------ ایک نئی جماعت بناتے ہیں تو------ جمہوری تقاضوں کے لئے۔

×------ جب نئی جماعت نہیں چلتی تو پھر اسی جماعت میں آتے ہیں جس کو ہم کل تک برا بھلا کہہ رہے تھے۔ تو جمہوری تقاضوں کے لئے----------

×------ جماعت کی نئے سرے سے تنظیم کرتے ہیں ------ تو جمہوری تقاضوں کے لئے ----------

انگریز کے دور کو تو ہم خلاف جمہوریت کہتے تھے اور اس کے ہر عمل کو ظلم و تشدد قرار دیتے تھے۔ مگر آج کے دور میں۔

×------ دفعہ ۱۴۴ لگتی ہے تو------ جمہوری تقاضوں کے لئے

×------ گولی چلتی ہے تو------ جمہوری تقاضوں کے لئے

×------ لاٹھی چارج ہوتا ہے تو------ جمہوری تقاضوں کے لئے

×------ سیفٹی ایکٹ لگتا ہے تو------ جمہوری تقاضوں کے لئے ×------ مارشل لاء لگتا ہے تو------ جمہوری تقاضوں کے لئے

اور دوسری طرف ان تمام اقدامات کی مخالفت اور شہری آزادی کی حمایت ہوتی ہے تو جمہوری تقاضوں کے لئے۔ غرض یہ ہے کہ

×------ ہمارا چلنا۔ پھرنا۔ کھانا۔ پینا۔ سونا۔ جاگنا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا۔ اوڑھنا۔ بچھونا سب جمہوری تقاضوں کے لئے ہے۔

دوسری طرف جمہور کی کیفیت یہ ہے کہ وہ جمہور کم اور "منظور" زیادہ ہے۔ اور اب تو ہر جلسہ ایک ڈرامہ ہے جس کا نام ہے۔

"جمہور عرف منظور"

×------ کراچی کا "آرام باغ" اور "جہانگیر پارک"۔

"منظور باغ" اور منظور پارک" ہے۔

×------ لاہور کا موچی دروازہ------ "منظور دراوزہ" ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

*--------- پشاور کا چوک یادگار------ "چوک منظور" ہے۔

*-------- راولپنڈی کا کمپنی باغ------ "منظور باغ" ہے۔

غرضیکہ ہر شہر کا وہ مقام جہاں عموماً جلسے ہوتے ہیں جلسہ گاہ نہیں۔ بلکہ "منظور گاہ" ہے۔ وہاں سے کوئی کبھی مایوس ہو کر نہیں آیا۔ بلکہ جو قرارداد پیش کیجیئے۔

لوگ کہتے ہیں!

"منظور ہے"!

"منظور ہے"!

آپ ہر شہر میں دو جلسوں کا انتظام کیجیئے۔ ایک جلسہ میں یہ قرارداد پیش کیجیئے کہ------

"اس ملک میں صحیح معنوں میں جمہوری نظام قائم ہونا چاہیئے"۔ اور اس کی حمایت میں تقریریں کرایئے کہ ڈکٹیٹر شپ تباہی کی طرف لے جاتی ہے۔ اس سے عوام کی بھلائی نہیں ہوتی۔ اقتدار جن لوگوں کے ہاتھ میں آجاتا ہے وہ مزے کرتے ہیں۔ عوام بھوکوں مرتے ہیں۔ جاگیرداری، سرمایہ داری ختم کرو اور زمین، صنعت اور دوسری چیزوں کو قومی ملکیت بناؤ۔ وغیرہ وغیرہ

آپ یقین کیجیئے لوگ قرارداد سے اتفاق کریں گے اور جب صدر کہے گا!

"منظور ہے"۔؟

ہر طرف سے آوازیں آئیں گی!۔

"منظور ہے"!

"منظور ہے"!

دوسرا جلسہ آپ "ڈکٹیٹر شپ" کی حمایت میں کیجیئے اور اس میں یہ قرارداد پیش کیجیئے۔

"اس ملک میں "ڈکٹیٹر شپ" قائم ہونی چاہیئے کیوں کہ ہم ابھی جمہوری نظام کے اہل نہیں ہیں"۔

اور اس قرارداد کی حمایت میں بھی تقریر کرایئے کہ تجربہ نے ثابت کیا ہے کہ ہم جمہوریت کے اہل نہیں ہیں۔ ہمارے معدے صدیوں کی غلامی کے سبب جمہوریت ایسی ثقیل چیز کو ہضم نہیں کر سکے۔ ہمیں اپنے فرائض کا احساس نہیں ہے ہر شخص اپنے مفاد کے لئے قوم کو تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ یہ چور بازاری۔ یہ اسمگلنگ یہ رشوت ستانی، یہ ذخیرہ اندوزی۔ یہ ناجائز منافع خوری سب اس وجہ سے چل رہی ہیں۔ کہ کوئی مضبوط ہاتھ اس کو روکنے کے لئے نہیں ہے۔ جو لوگ ان جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں اگر ان کے خلاف کارروائی ہوتی ہے تو سفارشیں پہنچ جاتی ہیں۔ چونکہ حکومت کرنے والے ان لوگوں سے ووٹ لیتے ہیں۔ اس لئے ان کو ناخوش کرنا نہیں چاہتے۔ لاہور میں مارشل لاء کے دنوں میں سب چیزیں ٹھیک ہو گئی تھیں۔ یہ تجربہ نہایت کامیاب رہا۔ مہنگائی ختم ہو گئی۔ اس کے بعد آپ یہ کہیئے کہ ترکی میں اتاترک مصطفیٰ کمال جیسا آدمی پیدا ہوا جس نے چند دن میں اس "مرد بیمار" کو زندہ کر دیا۔ سب "ڈکٹیٹر شپ" کی برکت تھی۔ ہٹلر نے اپنی قوم کو زندہ کر دیا۔ اسٹالن اپنے ملک کا "عوامی ڈکٹیٹر" تھا۔ اس نے روس کو زندہ کر دیا۔

پھر صدر جلسہ اعلان کریں!۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"بھائیو! یہ قرار داد آپ کو منظور ہے"؟

اس پر ہر طرف سے آوازیں آئیں گی!۔

"منظور ہے"!

"منظور ہے"!

صدر جلسہ اگر کہیں گے!۔

"کوئی صاحب اگر اس کے خلاف ہوں تو ہاتھ کھڑا کریں"؟

یقین کیجیئے کہ ایک بھی ہاتھ اس کے خلاف نہیں اٹھے گا۔ شاید اس ڈر سے کہ جب سب لوگ "منظور ہے" کہہ رہے ہیں تو اختلاف کرنے سے کہیں بھرے جلسے میں "پٹائی" نہ ہو جائے ہاں تو جب جمہور کی کیفیت یہ ہو کہ وہ ہر رہبر کے ساتھ تھوڑی دور چلے اور رہبر کو نہ پہچانے تو پھر جمہوری تقاضوں کے لئے جو کچھ بھی کیا جائے وہ---------

"سیٹم ٹیوب جی ٹائر جی" کی زبان میں---- "سب چلے گا"۔ کیوں---------؟

اس لیئے کہ---- نہ کوئی روکنے والا ہے   نہ کوئی ٹوکنے والا ہے

جمہوری تقاضے---------------------زندہ باد

(۲۰ جون ۱۹۵۶ء)

ترقی پسند

کام کے لوگ بصد دقت

ہر زمانے میں چند ملتے ہیں

ورنہ اس نیک بخت دنیا میں

سب ترقی پسند ملتے ہیں

بے حیا

محنتی کو کمین کہتے ہیں

آسماں کو زمین کہتے ہیں

کتنے فریبی ہیں زمانے والے

بے حیا کو حسین کہتے ہیں

عدم

© rasailojaraid.com